78978-اپنا دفاع کرتے ہوئے کسی دوسرے کو قتل کرنے میں دیت یا کفارہ کی ادائیگی

سوال

میرے والد نے اپنے دفاع میں کسی دوسرے شخص کو قتل کیا دیا تھا اور اب وہ بھی فوت ہو چکے ہیں، مقتول کے ورثاء نے دیت لینا قبول کر لی تھی، تو اس کا کفارہ کیا ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ میرے والد نے نہ تو دو ماہ کے روزے رکھے ہیں، اور نہ ہی غلام آزاد کیا، اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلایا، اس کی اولاد موجود ہے ان کے ذمہ کیا واجب آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مسلمان شخص پر اپنا اور اہل و عیال ہر اس شخص سے دفاع کرنا واجب اور ضروری ہے، جو ان پر ظلم و زیادتی کرنا چاہیے، اور اسے آسان ترین طرح سے دفاع کرنا چاہیے، اور اگر وہ حملہ آور کو قتل کیے بغیر دفاع نہیں کر سکتا تو حملہ آور کو قتل کرنا بھی جائز ہے.

اور اس صورت میں نہ تو قصاص ہوگا، اور نہ ہی دیت، اور نہ کفارہ؛ کیونکہ شریعت نے اسے قتل کرنے کی اجازت دی ہے، اور حملہ آور مقتول کو جہنم کی آگ کی وعید سنائی گئی ہے، اور جس پر حملہ کیا گیا ہے اگر وہ دفاع کرتے ہوئے قتل ہو گیا تو ان شاء اللہ وہ شہید ہے، اس میں کوئی فرق نہیں کہ حملہ آور مسلمان ہے یا کافر.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص آ کر میرا مال چھیننے کی کوشش کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم اسے اپنا مال مت دو"

اس شخص نے کہا : اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم اس سے لڑو"

اس شخص نے عرض کیا : اگر وہ مجھے قتل کر دے تو؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تو پھر تم شہید ہو"

وہ شخص کہنے لگا : آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں اسے قتل کردوں تو ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ آگ میں ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (140).

اور سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص اپنا مال بچاتے ہوئے قتل ہوگیا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنے اہل وعیال کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنا دین بچاتے ہوئے قتل ہوگیا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنا خون بچاتے ہوئے قتل ہوگیا تو وہ شہید ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1421) سنن نسائی حدیث نمبر (4095) سنن ابوداود حدیث نمبر (4772) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (708) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"سنت اور اجماع اس پر متفق ہیں کہ اگر مسلمان حملہ آور کو بھی قتل کے بغیر اپنے سے دور نہ کیا جاسکے تو اسے قتل کردیا جائیگا، اگرچہ وہ مال جسے چھیننا چاہتا ہے دینار کا ایک قیراط (یعنی تھوڑا سا) ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو شخص اپنا مال بچاتے ہوئے قتل ہوگیا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنے اہل وعیال کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنا دین بچاتے ہوئے قتل ہوگیا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنا خون بچاتے ہوئے قتل ہوگیا تو وہ شہید ہے"

.... اس لیے کہ حملہ آور اور زیادتی کرنے والوں سے لڑائی کرنا سنت اور اجماع سے ثابت ہے" انتہی. بتصرف.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (28/540-541).

اور جس شخص کی جان، یا اس کی عزت پر حملہ آور حمل کرے مثلا کسی کی ماں، یا بہن، یا بیٹی، یا بیوی، یا مال پر چاہے وہ آدمی ہو یا جانور وغیرہ تو جس شخص پر حملہ کیا گیا ہے اسے سہل ترین طریقہ سے اپنا دفاع کرنے کا حق حاصل ہے جس کے متعلق اس کے ذہن میں ہو کہ وہ اس طرح اپنا دفاع کرسکتا ہے، اور جب سہل اور آسان طریقہ سے دفاع ہوسکتا ہو اور حملہ آور کو بھگایا جاسکے تو پھر صعب اور مشکل طریقہ اختیار کرنا حرام ہے کیونکہ اس کی ضرورت نہیں رہی.

اور اگر قتل کیے بغیر حملہ آور وہاں سے نہیں جاتا تو جس پر حملہ کیا گیا ہے اسے حق حاصل ہے کہ وہ حملہ آور کو قتل کردے، اور اس پر کوئی ضمان نہیں، کیونکہ اس نے اس کے شر سے بچتے ہوئے قتل کیا ہے" انتہی.

دیکھیں : الروض المربع صفحہ نمبر (677).

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

اور اگر کوئی شخص کسی پر حملہ آور ہو کر اسے قتل کرنا چاہے، یا اس کی عزت مثلا اس کی ماں، یا بیٹی، یا بہن، یا بیوی پر حملہ آور ہو یا ان کی عزت تار تار کرنا چاہے، یا اس کے مال پر حملہ آور ہو کر مال چھیننا یا اسے ضائع کرنا چاہے؛ تو اسے حملہ آور کو ایسا کرنے سے روکنے کا حق حاصل ہے، چاہے حملہ آور کوئی شخص ہو یا جانور، تو وہ اسے اپنے خیال کے مطابق سہل اور آسان ترین طریقہ سے روکے.

کیونکہ اگر وہ اسے ایسا کرنے سے منع نہیں کریگا تو وہ اسے ضائع کر دے گا، اور اس کی جان و مال اور عزت میں اذیت سے دوچار کریگا؛ اور اس لیے بھی کہ اگر یہ جائز نہ ہوتا تو لوگ ایک دوسرے پر تسلط قائم کر لیتے، اور اگر حملہ آور کو قتل کیے بغیر روکا نہ جا سکتا ہو تو اسے قتل کرنے کا بھی حق حاصل ہے، اور وہ حملہ آور کا ضامن نہیں ہوگا؛ کیونکہ اس نے اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے حملہ آور کو قتل کیا ہے، اور جس شخص پر حملہ کیا گیا ہے وہ قتل ہو جائے تو وہ شہید شمار ہوگا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس شخص کا ناحق مال چھینا جائے اور وہ اسے بچانے کی کوشش میں لڑے اور قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے"

اور مسلم وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص آکر میرا مال چھیننے کی کوشش کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم اسے اپنا مال مت دو"

اس شخص نے کہا : اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم اس سے لڑو"

اس شخص نے عرض کیا : اگر وہ مجھے قتل کر دے تو؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تو پھر تم شہید ہو"

وہ شخص کہنے لگا : آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں اسے قتل کر دوں تو؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ آگ میں ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (140).

دیکھیں : الملخص الفقھی (443/2).

جس شخص پر حملہ آور نے حملہ کیا ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ حملہ آور کو قتل کرنے میں جلدبازی سے کام لے ، بلکہ جب اسے منع کرنے اور روکنے کے سب ذرائع اور وسائل ختم ہو جائیں مثلا اسے اللہ کا ڈر اور خوف اور اس کے عذاب سے دھمکایا جائے ، اور لوگوں سے مدد طلب کی جائے ، یا امن و امان کے تمام وسائل سے تعاون بھی لے لیا جائے ، لیکن حملہ آور پھر بھی باز نہ آئے تو اسے قتل کردیا جائیگا ، اور اگر یہ خدشہ ہو کہ حملہ آور اسے قتل کر دے گا تو پھر حملہ آور کو قتل کرنے میں پہل کرنی چاہیے .

قابوس بن مخارق اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا :

ایک شخص آکر میرا مال چھینا چاہتا ہے .

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اسے اللہ کی یاد دلاؤ"

وہ شخص کہنے لگا : اگر وہ اللہ کے یاد دلانے سے نہ رکے تو ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اپنے ارد گرد موجود مسلمانوں سے مدد طلب کرو"

وہ شخص کہنے لگا : اگر میرے ارد گرد کوئی مسلمان شخص نہ ہو تو ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"تو حکمران سے مدد طلب کرو"

وہ کہنے لگا : اگر حکمران مجھ سے دور ہو تو ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اپنا مال بچانے کے لیے لڑو حتی کہ تم آخرت کے شہداء میں سے ہو جاؤ ، یا پھر اپنا مال بچا لو"

سنن نسائی حدیث نمبر (4081) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

دوم :

یہ تو اس وقت ہے جب کسی دلیل مثلاً گواہی کے ساتھ ثابت ہو جائے کہ اس نے اپنا دفاع کرتے ہوئے قتل کیا ہے، یا پھر مقتول کے ولی اس کی تصدیق کر دیں کہ اس نے اپنا دفاع کرتے ہوئے قتل کیا ہے، یا اس کے قوی قرائن مل جائیں کہ دفاع کرتے ہوئے قتل ہوا ہے، مثلاً اگر مقتول شر و فساد مچانے میں معروف ہو، اور مثلاً اس نے لوگوں کے سامنے اسے قتل کرنے کی دھمکی دے رکھی ہو.

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر اس شخص نے قتل کا اعتراف کرتے ہوئے یہ دعوی کیا کہ اس نے اپنا دفاع کرتے ہوئے اسے قتل کیا ہے، اور مقتول کے ولی اس کی تصدیق نہ کریں، تو قصاص واجب ہے.

الانصاف میں ہے :

یہی مذہب ہے، اور اصحاب بھی اس پر ہی ہین، لیکن اگر مقتول شخص حملہ کرنے، اور فساد مچانے میں معروف ہو، اور قاتل کے دعوی کے قرائن بھی وہاں موجود ہوں، تو "الانصاف" میں کہا ہے :

"الفروع" میں کہا گیا ہے : اور فساد مچانے میں معروف شخص کے متعلق عدم قصاص کی توجیہ ہوگی.

میں کہتا ہوں، اور صحیح بھی یہی ہے ن اور قرائن پر عمل کیا جائیگا" انتہی.

دیکھیں : مجموع الفتاوی ابن ابراہیم (11/255-256).

تو اس بنا پر اگر آپ کے والد نے اس شخص کو اپنا دفاع کرتے ہوئے قتل کیا تھا تو آپ کے والد پر کچھ لازم نہیں آتا، نہ تو کفارہ اور نہ ہی دیت لازم آئیگی.

واللہ اعلم.